جامع ملفوظات ماسٹر محمد عمر خان کے

افادات شیخ التفسیر حضرت
پیر طریقت مولانا محمد عبد اللہ بہلوی

ملفوظات مولانا عبد اللہ بہلوی

فرمایا: میری یہ نصیحت یاد رکھنا اگر کسی جگہ دین اور دنیا کا مقابلہ آجائے تو دین کو غالب کرنا، مثلاً مجھے رواج مجبور کرتا ہے مگر شریعت دوسری جگہ لے جانا چاہتی ہے تو شریعت کو غالب کرنا۔

فرمایا: تصوف کا حاصل یہ ہے کہ تیری میری دوئی اور خودی مٹ جائے، دوئی کے معنی خدا کی ذات کے سوا کسی پر نظر (اعتماد) اعتقاد نہ رہے ؎

نہ ہم کسی کے نہ کوئی ہمارا ہم سب اُسی کے وہی ہمارا

اور خودی کے مٹنے کا مقصد اپنی نفسانی خواہشات کو چھوڑ کر خدا مانے۔

فرمایا: تصوف نام ہے تعمیر الظاہر والباطن کا یعنی ظاہر کو آباد کرنے احکام شریعت سے اور باطن کو آباد کرے آداب شریعت سے یا بالفاظ دیگر ظاہر کو آباد کرے اخلاق حمیدہ سے اور باطن کو محبت الٰہی سے دل سے پیوست کرنے کا نام تصوف ہے۔ ظاہراً اگر معاملات، معاشرت، عبادات، سیاسیات، تہذیب اخلاق تہذیب تمدن احکام شریعت سے آباد نہیں تو باطن ماسوی اللہ سے منقطع ہے۔ جب مجھے میرے مرشد محمد امیر دامانی رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت بخشی تو فرمایا توں قلندری بننا! تعجب ہوا، قلندری تو بے دین، بھنگی نشائی ہوتے ہیں۔ فرمایا۔ نہ نہ، جو تجھے گالیاں دے دعا کرنا، جو تجھے تکلیف دے احسان سے پیش آنا۔ واعف عن ظلمک واحسن اساء الیک ۔

فرمایا: حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر نقل اس کے مطابق ہو جائے اور اتباع سنت اس قدر محبوب ہو جائے کہ جان دینے میں دریغ نہیں، مال دینے میں دریغ نہیں۔ محب کو محبوب کی اطاعت میں خاص لطف اور فرحت نصیب ہوتی ہے۔ غدر کے زمانے میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو گئے۔ آپ اکابر کے مشورے سے چھپ گئے۔ تین دن کے بعد باہر نکل آئے، کسی نے کہا حضرت! آپ چھپ جائیں علماء کو پھانسیوں پر لٹکایا جا رہا ہے، اگر گرفتار ہو گئے تو تحریک ختم ہو جائے گی آپ نے فرمایا " بھائی: حضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم غار ثور میں تین دن چھپے میں بھی

تین دن چھپا اب قاسم کی جان جائے تو جائے مگر یار کی سُنّت میں فرق نہ آئے۔

فرمایا :۔ افعال میں ہو یا اعمال میں عبادات میں ہو یا معاملات میں، ہر کام میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کا خیال کرنا چاہیئے۔ پہلے ہر کام کے کرنے سے پہلے سوچ لیں کہ اس کام میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا طریقہ مبارک تھا۔ ولایت، خوارق عادات کرامات کے ظہور کا نام نہیں، بلکہ اتباع سنت میں کمال پیدا کرنے کا نام ہے۔

ایک بزرگ نے کسی بزرگ کی شہرت سن کر گئے۔ دیکھا وہ بزرگ کعبہ رُخ آرہے تھے اور کعبہ رُخ تھوک دیا۔ زیارت کرنے والے بزرگ واپس چلے گئے۔ کسی نے عرض کیا حضرت! زیارت کے لیے آئے مصافحہ بھی نہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا جس کو تکریم کعبہ حاصل نہیں اس کو اللہ کا کیا ادب ہوگا؟ اسی طرح جس کو سنت کی اتباع حاصل نہیں اس کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر و شان کا کیا علم؟۔ ایک بزرگ کی خدمت میں خربوزہ لایا گیا۔ انہوں نے کچھ دیر سوچا اور خربوزہ واپس کر دیا۔ فرمایا! بھائی مجھے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارک معلوم نہیں کہ آپؐ نے خربوزہ توڑ کر کھایا یا چاقو سے کاٹ کر کھایا۔

فرمایا :۔ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے عرض کیا حضرت! مزامیر سے تو محبت بڑھتی ہے، آپ نے فرمایا "میں یہ نہیں کہتا محبت نہیں بڑھتی بلکہ محبت عنداللہ مقبول نہیں بڑھتی۔

فرمایا :۔ حضرت غلام محمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے، مرید کا کمال یہ ہے کہ وہ شیخ کو اپنا عاشق بنا لے۔ وہ تیرے ہدیہ، مٹھ مروڑوں، تحفے تحائف پیش کرنے سے خوش نہیں ہوں گے بلکہ وہ تیری اتباع سُنت، کثرتِ ذکر اور ترکِ بدعت سے خوش ہوں گے۔

فرمایا :۔ مدارِ ولایت عمل سنت ہے وگرنہ تو کافر، بے دین، مشرک، بھنگی نشائی، مجاہدہ وغیرہ کر کے سُکر و صحو کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں اُن کے خوارق عادات کو استدراج کہتے ہیں۔ حضرت مخدوم جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ ایک دن دریا پر دھوپ سخت میں کشتی کا انتظار کر رہے تھے۔ کسی نے عرض کیا حضرت! آپ کا ایک مرید اتنے کمال والا ہے کہ وہ بغیر کشتی کے مصلے رکھ کر دریا پار کر جاتے ہیں آپ کیوں اتنی تکلیف میں ہیں آپ نے فرمایا میں ایسی چیز ظاہر کروں جو استدراج کے مشابہ ہے۔

حضرت لاہوری نور اللہ مرقدہٗ فرمایا کرتے تھے، ایک شخص آسمان پر سے اڑتا ہوا آئے اور ہزاروں مرید پیچھے لائے، اگر اس کا عقیدہ اور عمل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق نہیں ہے تو اس پر نظر بھر کر دیکھنا حرام ہے۔ اگر بیعت ہو گیا ہو تو بیعت کا توڑنا فرضِ عین ہے۔

فرمایا:۔ تصوف میں اصل چیز ہے اہل اللہ کے فیض صحبت کی ۔ باتوں سے کام نہیں چلتا ۔

؎ قال را بگذار مرد حال شو پیش مرد کامل پائمال شو

یعنی باتونی نہ بن حال والا بن ، اگر حال والا بنا چاہتے ہو تو کسی کامل کے پاس پائمال ہونا پڑے گا ۔

؎ گر تو سنگ خارہ مرمر شوی چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

اگر سخت پتھر کی طرح عنبر کارآمد ہی کیوں نہیں ، کسی صاحب دل کے پاس جائے گا تو پارس بن جائے گا ۔

؎ پیش رہبر ذلیل ہو جاؤ تبع بے دلیل ہو جاؤ

پھر تو سچ مچ جمیل ہو جاؤ یعنی اللہ کے خلیل ہو جاؤ

فرمایا:۔ اگر ذکر میں انوار نظر نہیں آرہے تو پھر بھی شکر کر کہ خدا تعالےٰ نے تجھے بندگی میں تو لگا دیا ہے ؎

رو شکر کن در کار خرت بداشت نہ چوں دیگرانت معطل گذاشت

اگر وہ یہ فرما دیتے کہ نکل ! میں تجھے اپنے دربار میں آنے کی توفیق ہی نہیں دیتا پھر کیا کر سکے ۔

؎ بندگی چوں گدایاں بشرط مزد مکن کہ خواجہ روشِ بندہ پروری داند

کوئی چیز حاصل نہیں ہو رہی تو پھر بھی اُس کریم ذات کا شکر کر کہ رب اللہ تعالےٰ کو ایسے ہی منظور ہو گا ۔ سردار کو غلام کو پالنے کا طریقہ آتا ہے ۔

؎ از خدا جز خدا چیزے مخواہ خدایا از تو ترا خواہم

خدا سے خدا کے سوا کوئی چیز نہ مانگ بس یہی مانگ کہ اے اللہ : میں تجھ کو تجھ ہی سے طلب کرتا ہوں ۔

؎ از خدا غیر خدا را خواستن ظن فزوں نیست کلی خواستن

خدا کا نام دوسری چیزوں کے حصول کے لیے نہ لے بندہ خد کا نام اس لیے لے کہ خدا تعالےٰ مجھ پر راضی ہو جائے ۔ ذکر میں وساوس کا دھیان نہ کر ، کتا بھونکتا رہے توں بھیک مانگتے رہ ۔ کبھی توں نے دیکھا ہے کہ کتے کے بھونکنے سے فقیر نے خیرات مانگنی چھوڑ دی ہو ۔ توں اللہ اللہ کر ، شیطان جو کچھ وسوسے ڈالتا رہے ، توں رب کو خوش کرتا رہے ، تیرا کام ہے یار کے کوچہ میں قدم رکھنا قبول کرنا مالک کا کام ہے ۔

ہمارے ذکر کا مقصد تو یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام بک رہے تھے ، ایک بڑھیا کو راستہ میں کسی نے دیکھا ۔ پوچھا کہاں جا رہی ہو ؟ کہنے لگی یوسفؑ کو خریدنے ۔ پوچھا کیا اسباب لے کر جا رہی ہو ؟ جواب دیا یہ کپاس کی اٹی لے کر جا رہی ہوں ۔ اُس پوچھنے والے نے جواب دیا ۔ اللہ کی بندی ! وہاں تو بڑے

آدمیوں کا کام ہے۔ تیری کپاس کی اس چھوٹی سی اَٹی کو کون پوچھے گا؟ کہنے لگی یہ تو مجھے بھی معلوم ہے لیکن دن قیامت کے یوسفؑ کے خریداروں میں تو شمار ہو جاؤں گی۔

ہمینم بس کہ داند ماہ رویم کہ من نیز خریدارانِ اویم

ہمارا یار جان لے کہ میں بھی اُس کے خریداروں میں شامل تھی۔

فرمایا:۔ طالب کی طلب صحیح سے خدا ملتا ہے۔ ایک بزرگ رو رہے تھے، کسی نے کہا حضرت! بہت نہ روئیں آنکھیں خراب ہو جائیں گی۔ فرمانے لگے اگر آنکھوں کے بدلے یار ملتا ہے تو یہ آنکھیں چلی جائیں یار مل جائے وگرنہ یہ آنکھیں یار کے سوا کسی غیر کو تو نہ دیکھیں۔

دست از طلب ندارم تا کام من برآید یا تن رسد بجاناں یا جاں ز تن برآید

یعنی طلب خدا سے ہاتھ نہ چھوڑوں گا یا جان جائے یا یار مل جائے۔

فرمایا:۔ اگر طلب خدا میں جان چلی جائے پھر بھی سستا سودا ہے۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

مجنوں نے لیلےٰ کے فراق میں جان دے دی۔ کیا اللہ تعالےٰ کی طلب لیلےٰ کی طلب سے کم ہے؟

فراق و وصل چہ باشد رضائے دوست کہ حیف باشد ازو غیر تمنائے

شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کوئی شخص آکر شکایت کرتا کہ حضرت ذکر تو کر رہا ہوں مگر فائدہ معلوم نہیں ہوتا۔ فرماتے: ارے کیا یہ کم بات ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنا نام مبارک لینے کی توفیق تو دے رہا ہے۔ پھر یہ شعر پڑھتے تھے ؎

یابم اورا نیابم جستجوئے می کنم حاصل آید یا نیاید آرزوئے می کنم

حضرت حاجی صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے جب کوئی شخص ایک دفعہ زبان سے یا دل سے اللہ کہتا ہے اوپر سے منظوری آتی ہے تب دوسری دفعہ اللہ کے مبارک نام کہنے کی توفیق دی جاتی ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ جنگل بیابان میں چاندنی رات کے وقت باہر نکلے اُوپر کو منہ کر کے عرض کیا۔ سائیں! تیری شاہی بڑی مگر یاد کرنے والے تھوڑے؟ ہاتف۔ غیب سے آواز آئی بایزید! بادشاہ اپنے دربار میں ہر کسی کو آنے کی اجازت نہیں دیا کرتے۔

فرمایا:۔ اصل چیز ہے اہل اللہ کے نیض صحبت کی، جس قدر مرشد کامل سے محبت کا رابطہ بڑھتا جائے گا مُرید دُور رہ کر بھی شیخ کے فیض سے فیضیاب ہوتا رہے گا اور بے محبت آدمی مُرشد کے فرمانِ شرعی کی تعمیل نہ کرنے والا گو قریب ہے مگر بے نصیب ہے۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ قاضی

احسان احمد شجاع آبادی کی مسجد میں تشریف لائے۔ فرمارہے تھے : اے شجاع آباد والو! تم لوگوں کو اللہ والوں کی حقیقت کا کیا معلوم؟ ان کی جوتیوں کے ذرّوں سے وہ موتی ملتے ہیں جو بادشاہوں کے تاجوں میں بھی نہیں ملتے۔ ہم نے اللہ والوں کے جوتوں کی مٹی کو ذروں کو سرمہ بنایا تو ہمیں یہاں تک پہنچنا نصیب ہوا۔

حضرت انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے جب دورۂ حدیث کا ختم فرمایا تو فرمایا لاکھ دفعہ بخاری شریف پڑھو جب تک کسی اللہ والے کے جوتے نہ اٹھاؤ گے کچھ نہیں ملے گا کسی نے سچ فرمایا ؎

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا علم ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

امام احمد بن حنبلؒ جو اُمت کے امام تھے چھ لاکھ احادیث کے حافظ تھے۔ کبھی کبھی بشر حافی کی خدمت میں جایا کرتے تھے۔ کسی نے پوچھا حضرت! آپ اتنے بڑے عالم ہو کر اس گودڑی پوش کے پاس کیوں جایا کرتے ہیں؟ فرمایا مجھے ان کی خدمت سے ایسی باتیں ملتی ہیں جو ہماری کتابوں میں بھی نہیں ملتیں۔

فرمایا:۔ صحبت کی فضیلت مقامِ صحابہؓ ہے۔ جس قدر جس صحابی کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت زیادہ نصیب ہوئی وہ صحابہ میں زیادہ مقام کا مالک بنا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات سے ثابت ہے کہ حضرت خواجہ اویس قرنیؒ باطنی قرب اور محبت کے باوجود محض اس لیے صحابہ میں سے ادنےٰ فرد کے رتبے کو نہیں پہنچ سکتے کہ وہ بدنی قرب نہیں رکھتے تھے۔ جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حاصل تھی۔ اسی لیے صحبت کے برابر کوئی چیز نہیں۔ ہر چیز اپنی دکانوں سے ملتی ہے۔ کپڑا کپڑے والے کی دُکان سے، حکمت حکیم سے، علم مدرسہ سے، مگر علم کے مصداق رنگ چڑھانا ہو تو وہ اللہ والوں کے سامنے عقیدت، ادب، اطاعت کے ساتھ نصیب ہوتا ہے۔

فرمایا:۔ درد دل پیدا کرو۔

؎ دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسانوں کو ورنہ اطاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

کیا بندگی کے لیے فرشتے تھوڑے تھے؟ حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک بزرگ تشریف لائے فرمایا "سعدیؒ! بیا ترا قطبی دہم" اسعدیؒ میں تمہیں قطب بنا دوں۔ شیخ سعدی بھی آخر شیخ سعدی تھے عرض کیا "اے شیخ مرا قطبی درکار نیست" مجھے قطب بننے کی ضرورت نہیں "اگر خواہی دادن چیزے مرا درد دل دہ" اگر مجھے کچھ دینا چاہتے ہو تو درد دل والا بنا دیں۔ شیخ نے فرمایا "ایں کار برائے مُدت درکار است" اس کام کے لیے مُدت درکار ہے۔

فرمایا:۔ جتنے قدر درد تبلیغ دین و درد تبلیغ اتباع سنت و درد تبلیغ توحید زیادہ ہوگا اتنے قدر تیرا مراد رجہ اللہ کے نزدیک زیادہ ہوگا۔ بس یہی خیال ہو یہ سارا محلہ بلکہ یہ سارا ضلع ہی نہیں یہ سارا ملک میرے یار کا بن جائے مگر

بھائی! میں سچ کہتا ہوں ہمیں اپنی اصلاح کا درد نہیں، خلقت کی اصلاح کا درد کیسے پیدا ہوگا؟ کسی کو تبلیغ کریں بڑی نیاز کے ساتھ کریں انشاءاللہ ضرور نافع ثابت ہوگی۔ مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ بانی تبلیغی جماعت کسی بڑے آدمی کو تبلیغ کرنے گئے وہ کسی آدمی سے بات کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا بھائی! دو منٹ میری بات سُن لیں۔ اُس نے حضرتؒ کو اہانت آمیز الفاظ کہے ایک لات ماری آپ کمزور اور ضعیف آدمی تھے ایک گہرے کھڈ میں جا کر گرے۔ آپ اُٹھے اپنی پگڑی مبارک اس کے پاؤں پر رکھ دی کہ بھائی! ذرا دیر بات سن لیں اُسکے دل پر حضرت کی نیاز کا اس قدر اثر پڑا کہ اس نے بات سنی۔ آپ نے تبلیغی جماعت کے اصول بیان کئے اور جماعت میں نکلنے کے لیے وقت مانگا۔ اس نے وقت دیا۔ بعد میں اس کی وجہ سے تین سو خاندانوں کو ہدایت نصیب ہوئی۔

امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ مدرسہ خیر المدارس جالندھر تشریف لے گئے ایک بھنگی جو مذہبًا عیسائی تھا مدرسہ میں جھاڑو دے رہا تھا کھانے کا وقت تھا آپ نے اسے فرمایا بھائی آؤ میرے ساتھ کھانا کھا لو وہ تو احساسِ کمتری کی وجہ سے شرمندہ ہوا۔ آپ نے اُٹھ کر اسکا ہاتھ پکڑ کر کھانے میں شریک کر دیا۔ وہ کھانے سے فارغ ہو کر گھر گیا اپنی بیوی کو حال سُنایا کہ آج مسلمانوں کے ایک بڑے راہنما نے میرے ساتھ اسقدر شفقت فرمائی ہے۔ اسکی بیوی نے کہا اگر مسلمانوں کے رہنماؤں کا یہ حال ہے اور اسلام کی یہی تعلیم ہے تو ہم مسلمان ہوتے ہیں۔ شام کو وہ اپنے بیوی بچوں خویش واقارب کو ساتھ لا کر امیر شریعتؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔

فرمایا:- ہمارے تمام علوم کی تحصیل اور سلوک سیکھنے کا حاصل محض یہی ہے کہ ہم اپنے متعلق یہ جان لیں کہ دِن قیامت کے جوتے نہ لگیں اور ہر شخص اپنے متعلق فکر مند رہے کہ پتہ نہیں آخرت کے بازار کس بھاؤ بکیں گے۔

حضرت شیخؒ ہر نووارد شخص سے بڑی نیاز اور عجز سے فرمایا کرتے تھے "میرے حسنِ خاتمہ کی دُعا کرنا"۔

بندہ آخری بار حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ طویل علالت کی وجہ سے صاحبِ فراش تھے، تیمار دار متعلقین تقریبًا ساٹھ ستر مہمان پردہ کرا کر حاضر ہوئے آپ نے فرمایا مجھے اٹھاؤ۔ تکیہ کے سہارے پر بٹھایا گیا تو فرمایا:

"تبلیغ توحید و اتباع سنت اور ذکر کی ہمت کرنا۔ قرآن کی خدمت کو اپنے لیے ذریعہ نجات سمجھنا مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہو (رو کر فرمایا) مجھے بھولا ہوا سمجھ کر خدا تعالےٰ کیلئے میرے حسنِ خاتمہ کی دُعا کرتے رہنا اور میرے بچوں کی ہدایت کی دُعا کرنا، اگر کبھی ہو سکے تو میری قبر پہ آ نکلنا ان الفاظ کو اس طریق پر بیان فرمایا کہ حاضرین آبدیدہ ہو گئے۔"